



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا لڑکے کی طرح کا مال بھی والدین کی طرف لوٹتا ہے؟ اور کیا لڑکی کے ذمہ بھی اسی طریقے سے والدین پر خرچ کرنا واجب ہے؟ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ لڑکی کی شادی کے بعد اگر اس کے بھائی والدین پر خرچ کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو لڑکی کے ذمہ والدین کا خرچہ واجب نہیں؟

اور کیا بیوی کے مال میں خاوند کا کوئی حق ہے؟ اور اگر خاوند کا خیال ہو کہ بیوی کا مال والدین پر خرچ کرنا واجب نہیں تو کیا بیوی اس مسئلے میں خاوند کی اطاعت کرے؟ اور اگر والدین فقیر ہوں اور بیوی کا کوئی خاص مال نہیں تو کیا اس کے خاوند کے ذمہ ہے کہ وہ بیوی کے والدین پر خرچ کرے؟ وہ اس طرح کہ والدین کے لیے جائز ہے کہ وہ بیٹی سے زکوٰۃ کا مال لے لیں لیکن خاوند کے والدین کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ بیٹی کے مال سے زکوٰۃ کا مال لیں اس لیے کہ بیٹی پر والدین کا خرچہ واجب ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اولاد ایک ایسا لفظ ہے جس میں بیٹے اور بیٹیاں سب شامل ہیں اور والد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی اولاد کے مال میں جس طرح چاہے تصرف کرے۔ حدیث میں ہے کہ:

"تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے۔"

اس لیے اگر والد اپنی اولاد کے مال میں سے کچھ لینا چاہے تو یہ اس کا حق ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے اولاد پر کوئی ضرر نہ آئے اگر والدین فقیر ہوں اور بیٹی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد مال ہو تو بیٹی پر لازم ہے کہ وہ اپنے والدین پر خرچ کرے لیکن اپنی ضروریات میں کمی نہ کرے۔

اور خاوند کے ذمہ بیوی کے خرچے کے بارے میں گزارش ہے کہ خاوند کے ذمہ واجب ہے کہ وہ بیوی کا واجب شدہ خرچہ پورا کرے اور اگر بیوی کہیں ملازم ہو تو وہ بیوی کا مال ہے اور اس کے ساتھ خاص ہے لیکن اگر خاوند یہ شرط رکھے کہ بیوی کی ملازمت اور اس کے گھر سے باہر جانے کی صورت میں وہ اس کی تنخواہ کا کچھ حصہ وصول کرے گا اور عورت اسے تسلیم کر لے

تو اسے مقررہ حصہ اسے ادا کرنا ہوگا۔

بیوی کو جب بھی مال ملے اسے اس کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنی یا اپنی اولاد کی یا پھر اپنے والدین کی ضروریات پوری کر سکے۔ اور اگر اس لڑکی کے اور بھی بہن بھائی ہوں اور ان میں سے کوئی ایک والدین کا خرچہ برداشت کر رہا ہو تو باقی سب سے وجوب ساقط ہو جائے گا اور جو خرچہ برداشت کر رہا ہے وہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ یا پھر ایک صورت یہ ہے کہ سب بہن بھائی آپس میں والدین کا خرچہ تقسیم کر لیں کہ ہر ایک کو اتنی رقم ادا کرنا ہوگی۔

رہا داماد کا مسئلہ تو اس پر کوئی ضروری نہیں کہ وہ اپنی بیوی کے والدین (یعنی اپنے سرال والوں) پر خرچہ کرتا پھرے لیکن اگر وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہے تو انہیں دے سکتا ہے (بشرطیکہ وہ مستحق ہوں) لیکن بیٹی اپنے والدین کو زکوٰۃ کا مال نہیں دے سکتی اس لیے کہ بیٹی پر والدین کو کھانا پلانا واجب ہے لہذا وہ زکوٰۃ کے مال کے علاوہ اپنے مال سے ان کا خرچہ برداشت کرے۔ (واللہ اعلم) (شیخ ابن جبرین)

حدا ماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 506

محدث فتویٰ